به نام خداوند بخشنده مهربان

In the Name of Allah, the Compassionate the Merciful

Al-Mustafa International Translation and Publication Center

# امر بمعروف و نہی از منکر

غلام رضا بہروز لک

مترجم
محمد روح اللہ

# حرف ناشر

انقلاب اسلامی کی عظیم کامیابی اورارتباطات کے عالمی سطح پر وسعت پانے سے مسلمان دانشمندوں کو انسانی علوم کے شعبہ سے متعلق سوالات اور نئے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے جو عصر حاضر میں حکومت سنبھالنے کی سنگین ذمہ داری کی بنا پر پیش آئے ہیں -ایسا دور کہ جس میں ملکوں کو ادارہ کرنے میں تمام پہلوؤں میں دین و سنت کی پابندی ایک بہت بڑا چیلنج ہے -اسی بنا پر دین کے شعبہ میں عالمی معیاروں اور خالص و عمیق افکار و نظریات کے روزآمد ، منظّم ، عملی طور پر مفید اور جامع و عمیق مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت ہے- نیز دین کے شعبہ میں تحقیقات انجام دینے والے محققین کی تربیت اور انہیں فکری انحراف سے محفوظ رکھنا اس شجرہ طیبہ کے معماروں بالخصوص رہبر کبیر امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور رہبر معظم انقلاب اسلامی ظلہ کے نزدیک انتہائی اہمیت کا حامل ہے-

مغربی تہذیب و ثقافت کا سوشل میڈیا اورارتباطات کے میدان میں عالمی سطح پر وسعت پانا اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس موضوع سے لگاؤ رکھنے والے افراد اور محققین کو چاہیئے کہ وہ بلند افکار اور اعلیٰ اقدار سے آشنائی پیدا کریں اور یہ اہم ذمہ داری مختلف تخصصی شعبوں کے ایجاد کرنے ، جدید علمی متون تولید کرنے ،علوم کے دائرہ کو وسیع کرنے اور طلاب کی منظّم تعلیم وتربیت کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے -یہ سلسلہ کبھی بنیادی مباحث کے انجام دینے اور تخصصی متون تدوین کرنے سے اور کبھی علمی مسائل کو زیر قلم لانے سے حاصل ہوتا ہے-

تعلیمی مراکزایک منظّم ، قانونی اور جدید تعلیمی نظام کے سایہ میں ہی رشد وترقی کر سکتے ہیں- درسی نصاب اور تعلیم و تحقیق کے طریقہ کار پر نظر ثانی اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا علمی و تحقیقاتی مراکز کی ترقی کا باعث بنتا ہے-

جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ کی ایک تعلیمی ادارہ ہونے کے ناطے اہم ذمہ داری غیر ایرانی طلاب کی تعلیم و تربیت ہے، جس کے لیے اس ادارہ کی ایک اہم کوشش کا عنوان، مناسب درسی نصاب تالیف کرنا ہے- دینی علوم میں مختلف موضوعات پر درسی نصاب کی تدوین اور اشاعت اسی سلسلے کی کڑی ہے-

**المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بین الاقوامی ادارہ برائے ترجمہ و نشر**

# فہرست


پیشگفتار ـــــــ ۷

مقدمہ ـــــــ ۱۱

تمہید ـــــــ ۱۳

پہلی فصل: کلیات ـــــــ ۱۵

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مفہوم کی شناخت ـــــــ ۱۵

اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مقام ـــــــ ۲۰

امر بالمعروف و نہی عن المنکر مذاہب اسلامی کی نگاہ میں ـــــــ ۲۶

دوسری فصل: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی جہات اور طریقے ـــــــ ۳۱

تیسری فصل: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شرائط۔ ـــــــ ۳۵

چوتھی فصل: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی پیتھالوجی ـــــــ ۴۷

امر بالمعروف میں سستی اور بے حسی ـــــــ ۴۸

ایک دوسرے کی گردن پہ ڈالنا ـــــــ ۴۸

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی غلط پہچان ـــــــ ۴۹

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی غلط ترویج ـــــــ ۵۰

پانچویں فصل: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ترک کرنے کے اثرات ـــــــ ۵۱

خدا سے جنگ کا اعلان ـــــــ ۵۱

ظالموں کا غلبہ ـــــــ ۵۱

دعا کا قبول نہ ہونا ____ ۵۲
انسانی فطرت کا دل ____ ۵۲
تہذیب کی تنزلی ____ ۵۲
گناہ کے پھیلاؤ کی عوامی ذمہ داری ____ ۵۳
منکرات کے مرتکبین کے ساتھ مشترکہ مقاصد ____ ۵۳
**مزید مطالعہ کریں** ____ ۵٦
**کتابنامہ** ____ ۵۷

# پیشگفتار

عہد حاضر کے حقیقت طلب اور تشنۂ علم نوجوان، اپنے دینی معتقدات و تعلیمات کے متعلق گہری آشنائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ فکری، ثقافتی اور معاشرتی مسائل و موضوعات کے بارے میں وسیع و جامع نظر کے حامل ہو سکیں۔ لہٰذا وہ مختلف کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں لیکن یہ تشنگیِ علم انہیں بیشتر و بہتر علم و آگہی کی دعوت دیتی ہے تاکہ وہ اصل اور بنیادی افکار کے سہارے اپنی فکر کی تعمیر کر سکیں۔

اسلامی مکتوبات کے درمیان علاّمہ شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی آثار، ایک جامع، معتدل، صحیح، عقلی اور مستحکم مجموعہ کے بطور موجودہ اور آئندہ نوجوان نسل کے لئے معتبر رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اصلیت، تخلیق، انصاف، استحکام، قلم کی رسائی، عبارت کی روانی، عصری ضرورتوں کا خیال، منظّم فکری نظام کا تعارف، انصاف پسندانہ تنقید، حاصل شدہ نتائج و نظریات کا مستحکم دفاع، وہ خصوصیات ہیں جن کے بموجب علاّمہ شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو جلا ملی ہے، دوام عطا ہوا ہے۔ ان خصوصیات کے سبب، نوجوان نسل اور علمی حلقہ پر ان کے علمی مکتوبات اور افکار و نظریات سے آشنائی نیز ان کی علمی میراث کی حفاظت لازمی قرار پاتی ہے۔

"کانون اندیشۂ جوان" نے جدید نسل کی دلچسپی کے پیش نظر اور شہید مطہری کے افکار و نظریات سے انہیں روشناس کرانے کی غرض سے "چہل چراغ" نامی مجموعۂ کتب کی اشاعت کی ہے جس کی بنیاد شہید مرتضیٰ مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مطبوعہ آثار ہیں۔

اس مجموعۂ کتب میں کوشش کی گئی ہے:

ہر کتاب ایک خاص موضوع کے سلسلہ میں ہو۔

معیار، "بہتر" کا انتخاب ہو۔ شہید مرتضٰی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ کو ان کی تمام مطبوعہ کتب اور ڈائریوں سے اخذ کرتے ہوئے موضوعاتی شکل میں خلاصۃً پیش کیا جائے۔

مؤلف کا تصرّف، تالیف، اقتباس، خلاصہ اور تنظیم و ترتیب کی حد تک ایک جدید پیرائے اور جاذب فصول کی صورت میں ہو۔

شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب کا خیال اور امانت کی رعایت، ہر کتاب کی ترتیب کا معیار ہو۔

مجموعۂ ہذا کے اعتبار کی خاطر تمام مطالب و مضامین کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ آثار سے مستند کیا جائے۔

مؤلف کی ذاتی وضاحتوں کو اصل عبارت سے الگ، مقدمہ یا اصل کلام کے بعد مرقوم کیا جائے۔

"چہل چراغ" افکار شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے سرسبز باغ تک پہنچانے کے لئے محض ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نوجوان قارئین اور طلّاب اس مجموعۂ کتب کے مطالعہ کے بعد خود کو شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات سے بے نیاز نہیں سمجھیں گے بلکہ دوسرے مرحلہ میں ان کی کتب کے مطالعہ کی طرف راغب و مانوس ہوں گے۔

اس مجموعہ کے عناوین و فصول کی ترتیب میں "چہل چراغ" کے علمی گروہ کے اعضاء منجملہ: جناب عبدالحسین خسرو پناہ، جناب حمید رضا شاکرین، جناب محمد علی داعی نژاد، جناب علی ذو علم اور جناب محمد باقر پور امینی (علمی زعیم) کی پیہم نگرانی نیز مدیر انتظامات جناب عباس رضوانی نسب اور ان کے معاونین جناب رضا مصطفوی (ایڈیٹر) اور جناب میکائیل نوری کی مساعی جمیلہ کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

"چہل چراغ" کے سلسلہ کی یہ کتاب ''امر بمعروف و نہی از منکر'' سے متعلق

ہے جو جناب پورامینی کے زیر نگرانی جناب علی ذوعلم صاحب کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آسکی ہے۔

ہم اس مجموعہ کی ترتیب و تنظیم میں تعاون کرنے والے تمام افراد کے شکر گزار ہیں اور قارئین کی تجاویز اور تبصروں کا استقبال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجموعۂ کتب جدید نسل کی علم افزائی، فکر سازی اور شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے پاکیزہ افکار و نظریات سے ان کی انسیت و آشنائی میں راہگشا ثابت ہوگا۔

# مقدمہ

عالم اسلام میں ہمیشہ سے قرآن و اہلبیتؑ کی بے نظیر تعلیمات کے سایہ میں عظیم ہستیوں نے تربیت پائی جنہوں نے اپنے علم و عمل اور فکر و معرفت کے ذریعہ تشنگان اسلام ناب محمدی کو سیراب کیا جو زمانے کے اعتبار سے کسی بھی صدی میں ہی کیوں نہ گزربسر کرتے ہوں، لیکن اپنی فکر و معرفت کی وجہ سے وہ ہمیشہ زمانے سے آگے رہے اور ہر دور کی نسل کو اپنے بلند افکار سے آراستہ کرتے رہے، وہ ہمیشہ زندہ و جاوید ہیں کیونکہ ان کی فکر و عمل زندہ و جاوید ہے انہی ہستیوں میں سے بیسویں صدی عیسوی کے عظیم مفکر اسلام آیت اللہ شہید مرتضی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ہے جن کی فکر و عمل، فہم و درایت، کوشش و جدوجہد کا ثانی نہیں ہے، جنہوں نے دین اسلام کے ہر مسئلہ کو باریک بینی سے دیکھا، مختلف فراموش شدہ امور کو پھر سے احیا کیا، آج چار دہائیوں کے بعد بھی ان کے افکار میں وہ تر و تازگی پائی جاتی ہے جس سے دور حاضر ہی نہیں بلکہ ہر دور کی فرسودہ اور شبہات میں گھری نسل کی ناکام تشنگی دور ہوتی رہی، آپ نے اسلام کا نظام اس طرح سے پیش کیا کہ زندگی سے جڑے کسی بھی ظاہری اور روحانی امر کو دینی دستور کے پیرائے میں نکھارا۔ آپ کی فکری اور علمی خدمات اور بلند افکار کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا بتایا، آپ کی شہادت پر گریہ کیا اور آپ کے بلند افکار کی ترویج کے لئے ہر عام و خاص کو راغب کیا ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے امام راحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ ان ستاروں میں سے ایک ہے جو عمل کو ایمان، اخلاق کو عرفان، برہان کو قرآن اور علم کو حکمت (سے جوڑتے تھے) اپنی شہادت سے سماج کی ہدایت کی اور تاریکیوں کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے سماج کے لیے مشعل راہ بنے جو ایک چراغ کی طرح جلتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو اپنے نور کی کرنوں سے منور کرتے رہے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں: "میں نے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کھویا ہے لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام کے دامن میں اتنے عظیم اور بہادر جوان کل بھی موجود تھے اور آج بھی ہیں قوت بیان، طہارت روح اور ایمان کی طاقت میں مطہری رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ لیکن ان کا برا چاہنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے چلے جانے سے ان کی اسلامی اور فلسفی شخصیت ختم نہیں ہو جائے گی۔

اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر نے آپ کے افکار کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کی غرض سے نیز علمی حلقے بالخصوص کالج اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کو زندہ دل او ربیدار افکار سے آگاہی کے واسطے اس فکری مجموعہ "چہل چراغ حکمت" کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی مساعی جمیلہ کی ہے تاکہ آنے والی نسل، دشمنان دین و ایمان کے مقابل میں علمی و فکری اسلحہ سے آراستہ ہو اور انکے اندر امت مسلمہ کو صحیح راہبری اور فکر و عمل کے بحران میں درست اور بروقت مدیریت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

بنابر این اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر ان تمام طالب علم، علماء، مترجمین، اور اشاعت میں تعاون کرنے والے جملۂ مومنین کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس علمی اور فکری خزانے کو نسل جوان تک پہنچانے میں مخلصانہ تعاون کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کا سبب بن جائے۔

**مظفر حسین بٹ**
**اشراق پبلیکیشنز جموں و کشمیر**

# تمہید

مومنین کی اجتماعیت اور اتحاد امت اسلامی کی حفاظت اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ اگرچہ اسلامی تعلیمات میں مومنین کو معاشرہ تشکیل دینے والے حلقوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور ہر شخص اپنے اعمال کے تئیں مسئول ہے نیز قرآن مجید کی صریح نص کے مطابق بروز قیامت ہر انسان فردی طور پر بارگاہ الہیٰ میں حاضر ہوگا اور اپنے چھوٹے بڑے اعمال کے تئیں جواب گو ہوگا، لیکن امت مسلمہ اجتماعیت کے مظہر کے عنوان سے اہمیت کی حامل ہے۔ لہٰذا اسلامی امت ایک امت واحدہ ہے اور حبل اللہ سے تمسک پر مامور ہے نیز ان میں کسی قسم کا تفرقہ قابل قبول نہیں ہے۔

معاشرے کے سلسلے میں ایسا نظریہ ایک خاص قسم کے میکانیزم کا متقاضی ہے کہ جو امت کے اتحاد کو برقرار رکھے اور خود سازی و فردی ترقی کے لئے میدان فراہم کرے۔ اس خاص میکانیزم کا نام امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے، اسلام فردیت اور لیبرل نظریے کے برخلاف ایک (سوشلسٹ) سماج گرا نظریہ رکھتا ہے۔ ہر انسان اپنے سماج اور معاشرے کے متعلق مسئول ہے اور اس پر لازمی ہے کہ اسلامی پیغام کی ترویج اور اس کی حفاظت کے لئے اقدام کرے۔ اس بنا پر امر بالمعروف ایک ایسا اصول ہے جو امت مسلمہ کی اجتماعیت کی بقا کا ضامن ہے۔

قارئین محترم کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے اس میں کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں اس اصول کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نقطہ

نگاہ سے پیش کیا جائے۔ اس بات کا پورا خیال رکھا گیا ہے کہ امانتدای کا خیال رکھتے ہوئے صرف شہید مطہری رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات کو ہی پیش کیا جائے تا کہ تشنگان علم و معرفت، علم کے اس ابلتے ہوئے چشمے سے سیراب ہو سکیں جو شہید کی شہادت کے سالوں بعد بھی پوری روانی کے ساتھ جاری ہے۔